سپریم کورٹ رپوٹس۔[2003]۔ایس ۔یو ۔پی ۔پی۔3۔ایس۔سی۔آر

اسٹیٹ آف ویسٹ بنگال

بنام

امرٹل چیٹرجی

3 ستمبر 2003

[وی۔این کھرے، سی جے۔اور ایس۔بی۔سنہا، جسٹسز]

ثالثی ایکٹ، 1940:

دفعہ 5، 11 اور 12 - ثالث کو ہٹانے اور نئے ثالث کی تعیناتی کے لیے درخواست - عدالت عالیہ نے درخواست کی اجازت دی اور نیا ثالث مقرر کیا - اسی دوران 1996 کا ایکٹ نافذ ہوا - عدالت عالیہ کے حکم کو نئے ایکٹ کے نافذ ہونے کی وجہ سے دائرہ اختیار کے بغیر چیلنج کیا گیا - منعقد ہوا، نئے ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے پہلے ثالث کا تقرر کیا گیا تھا - نئے ایکٹ کے دفعات 21 کے پیش نظر، جب تک کہ فریقین دوسری صورت میں راضی نہ ہوں، ثالثی کی کارروائی اس تاریخ سے شروع ہوتی ہے جس پر مدعا علیہ کو تنازعہ ثالث کو بھیجنے کی درخواست موصول ہوتی ہے - دفعہ 85(2) کے پیش نظر (a) نئے ایکٹ کے تحت، 1940 کے ایکٹ کی دفعات ثالثی کی کارروائیوں کے سلسلے میں لاگو ہوں گی جو نئے ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے شروع ہوئی تھیں، جب تک کہ فریقین دوسری صورت میں متفق نہ ہوں - "ثالثی کی کارروائی کا آغاز" کے الفاظ کو ایکٹ میں بیان نہیں کیا گیا ہے - انہیں اس کے باب دوم میں موجود شقیں حوالے سے ان کا عام معنی دیا جانا چاہیے - کسی فریق کے ذریعے ثالثی کی شق کو طلب کرنا اور اس کے مطابق ثالث کی تعیناتی اور اس کے آگے بڑھنے کے لیے ایسی کارروائیاں ہیں جو 1940 کے ایکٹ کے تحت کی جانی چاہئیں - ایسے اقدامات اس کے باب دوم کے لحاظ سے ضروری ہیں جو حقیقت سے واضح ہیں - کہ ایکٹ کے دفعات 20 کے ذیلی دفعات (i) کے لحاظ سے بھی، اس کے تحت ایک درخواست ایک ایسے شخص کے ذریعہ برقرار رکھی جائے گی جو عدالت میں ثالثی اقرارنامہ دائر کرنے کی درخواست کرتے ہوئے باب II کے تحت آگے بڑھنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے - مزید برآں نئے ایکٹ کے دفعات 85(2)(a) کو نئے ثالثی اور صلح

ایکٹ 1996 - دفعات 21 اور 85(2)(a) کے دفعات 21 میں موجود دفعات کو مدنظر رکھتے ہوئے سمجھا جاسکتا ہے۔

شیٹی کی کنسٹرکشن کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ بنام کونکن ریلوے کنسٹرکشن اور دیگر [1998] 5 ایس سی سی 599، پر انحصار کیا۔

تھیسن اسٹہلو نین، جی ایم بی ایچ بنام اسٹیل اتھارٹی آف بھارت لمیٹڈ [1999] 9 ایس سی سی 334، نا قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

فیورسٹ ڈے لاسن لمیٹڈ بنام جندل ایکسپورٹس لمیٹڈ، [2001] 6 ایس سی سی 356 اور ہری شنکر لال بنام شمبھناتھ پرساد اور دیگران [1962] 2 ایس سی آر 720 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

الفاظ اور جملے:

"ثالثی کی کارروائی کا آغاز" - ثالثی ایکٹ، 1940 اور ثالثی اور صلح ایکٹ 1996 کے تناظر میں۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 2477۔

1996 کے اے پی نمبر 40 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے 22.8.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

1997 کا سی۔اے نمبر 2478۔

اپیل کنندہ کے لیے تپاس رے، ستیش وگ، چمو ئے خلدکر اور ایس کے نندی۔

جواب دہندہ کے لیے بھاسکر پی گپتا، راج کمار گپتا، شیو کمار گپتا اور اے این بردیار۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

فریقین کے درمیان معاہدے کے نتیجے میں مدعا علیہ کو کچھ ورک آرڈر دیئے گئے تھے۔ یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ نے 3 جولائی 1990 کو تعمیراتی کام مکمل کیا۔ اس کے بعد، 20 اکتوبر 1993 کو مدعا علیہ نے اضافی کام کی وجہ سے ایگزیکٹو انجینئر سے مطالبہ کیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایگزیکٹو انجینئر نے مطالبہ قبول نہیں کیا اور اس کے نتیجے میں مدعا علیہ نے ثالث کے ذریعے تنازعات کے عدالتی فیصلہ لیے حوالہ طلب کیا۔

نتیجتاً 7 ستمبر 1994 کو آبپاشی اور آبی گزرگاہوں کے ڈائریکٹوریٹ کے چیف انجینئر نے مذکورہ ڈائریکٹوریٹ کے سابق سکریٹری شری کے پی چودھری کو ثالث کے طور پر مقرر کیا اور مدعا علیہ کی طرف سے اٹھائے گئے تنازعات کو ثالث کے پاس بھیج دیا۔ چونکہ کافی عرصے تک ثالث حوالہ پر داخل نہیں ہوا، اس لیے مدعا علیہ نے ثالثی ایکٹ، 1940 کی دفعات 5، 11 اور 12 کے تحت ثالثی کو ہٹانے اور کلکتہ عدالت عالیہ کے سامنے اصل دائرہ اختیار کا استعمال کرنے والے ایک فاضل واحد جج کے سامنے اس کی جگہ نئے ثالث کی تعیناتی کے لیے درخواست دائر کی۔ واحد جج نے 22 اگست 1996 کے ایک حکم کے ذریعے مذکورہ درخواست کی اجازت دی اور شری سیبا جی مترا، بار-ایٹ-لا کو شری کے پی چودھری کی جگہ ثالث مقرر کیا۔ یہ عدالت عالیہ کے مذکورہ حکم کے خلاف ہے جس کے خلاف اپیل گزار ہمارے سامنے اپیل کر رہا ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل، شری تپاس رے نے زور دے کر کہا کہ عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کی طرف سے منظور کیا گیا حکم غیر قانونی تھا، کیونکہ یہ اس حقیقت کی وجہ سے دائرہ اختیار سے باہر تھا کہ ثالثی اور صلح ایکٹ 1996 (جسے اس کے بعد "نیا ایکٹ" کہا جاتا ہے) 25.1.1996 پر نافذ ہوا۔ ہمیں دلیل میں کوئی میرٹ نہیں ملتا۔

واضح رہے کہ پہلے ثالث کا تقرر چیف انجینئر نے ثالثی ایکٹ 1940 کے تحت 7 ستمبر 1994 کو کیا تھا۔ نیا ایکٹ 25.1.1996 سے نافذ ہوا۔ نئے ایکٹ کے دفعہ 21 میں کہا گیا ہے کہ جب تک فریقین کی

طرف سے دوسری صورت میں اتفاق نہ ہو، کسی خاص تنازعہ کے سلسلے میں ثالثی کی کارروائی اس تاریخ سے شروع ہوتی ہے جس پر مدعا علیہ کو اس تنازعہ کو ثالثی کے حوالے کرنے کی درخواست موصول ہوتی ہے۔ نئے ایکٹ کے دفعہ 85 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (a) میں کہا گیا ہے کہ ثالثی ایکٹ، 1940 منسوخ کے باوجود، مذکورہ وضع قانون شقیں ثالثی کی کارروائی کے سلسلے میں لاگو ہوں گی جو اس ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے شروع ہوئی تھیں جب تک کہ فریقین دوسری صورت میں راضی نہ ہوں لیکن یہ ایکٹ ثالثی کی کارروائی کے سلسلے میں لاگو ہوگا جو اس ایکٹ کے نافذ ہونے پر یا اس کے بعد شروع ہوئی تھی۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کے دلائل پر، جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کارروائی کب شروع ہوتی ہے۔

شیٹیز کنسٹرکشن کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ بنام کونکن ریلوے کنسٹرکشن اور دیگر، [1998] 5 ایس سی سی 599 میں، یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ ثالثی تنازعہ کے سلسلے میں ثالثی کا دعوی اس تاریخ کو شروع ہوا سمجھا جائے گا جس دن مدعا علیہ کو ثالثی کے لیے تنازعہ بھیجنے کی درخواست موصول ہوئی ہے۔

تھیسن اسٹالونین جی ایم بی ایچ بنام اسٹیل اتھارٹی آف انڈیا لمیٹڈ [1999] 9 ایس سی سی 334 میں، جس پر اپیل کنندہ کے ماہر سینئر وکیل نے جوش و خروش سے بھروسہ کیا تھا، ہمارے خیال میں، موجودہ مقدمات کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ بنچ نے نتیجہ اخذ کیا:

"1۔ پرانے ایکٹ (ثالثی ایکٹ، 1940) شقیں ثالثی کی کارروائیوں کے سلسلے میں لاگو ہوں گی جو نئے ایکٹ (ثالثی اور مصالحت، 1996) کے نافذ ہونے سے پہلے شروع ہو چکی ہیں۔

"2۔ ثالثی کی کارروائی کے سلسلے میں" کے جملے کو ایک تنگ معنی نہیں دیا جا سکتا جس کا مطلب صرف ثالث کے سامنے ثالثی کی کارروائی کا التوا ہے۔ اس میں نہ صرف ثالث کے سامنے زیر التواء کارروائیوں کا احاطہ کیا جائے گا بلکہ عدالت کے سامنے ہونے والی کارروائیوں اور کسی بھی کارروائی کا بھی احاطہ کیا جائے گا جو پرانے ایکٹ کے تحت لینے کی ضرورت ہے تا کہ ایوارڈ اس کی دفعہ 17 کے تحت ڈگری بن جائے اور اس کے تحت اپیل بھی کی جائے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ کسی فریق کے ذریعے ثالثی کی شق کو لاگو کرنا اور اس کے مطابق ثالث کی

تعیناتی اور اسے آگے بڑھانے کے لیے ایسی کارروائیاں ہیں جو 1940 کے ایکٹ کے تحت کی جانی چاہئیں۔ اس طرح کے اقدامات اس کے باب دوم کے لحاظ سے ضروری ہیں جیسا کہ اس حقیقت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایکٹ کے دفعہ 20 کے ذیلی دفعہ (1) کے لحاظ سے بھی، اس کے تحت ایک درخواست کسی ایسے شخص کے ذریعہ برقرار رکھی جائے گی جو باب دوم کے تحت آگے بڑھنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے اور عدالت میں ثالثی اقرارنامہ دائر کرنے کی درخواست کرتا ہے۔

تھیسن اسٹالونین جی ایم بی ایچ کیس (سوپرا) میں، اس عدالت کا تعلق غیر ملکی ایوارڈ کے نفاذ اور اس پر عمل درآمد سے تھا۔ غیر ملکی ایوارڈ کے سلسلے میں، عدالت کا ایوارڈ رول بنانے کا مقصد، یعنی ایک ڈگری جاری کیا گیا ہے۔ اس لیے مذکورہ فیصلے کا فوری معاملے میں کوئی اطلاق نہیں ہے۔ (فیورسٹ ڈے لاسن لمیٹڈ بنام جنرل ایکسپورٹس لمیٹڈ [2001] 6 ایس سی سی 356 بھی دیکھیں۔ تھیسن اسٹالونین جی ایم بی ایچ کیس (سوپرا) کے پیراگراف 41 اور 42 کو ذیل میں پڑھا گیا ہے:

"41۔ ایک بار پھر فارن ایوارڈز ایکٹ اور آربیٹریشن (پروٹوکول اینڈ کنونشن) ایکٹ، 1937 کو محض پڑھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان دونوں قوانین کا تعلق صرف غیر ملکی ایوارڈز کو تسلیم کرنے اور ان کے نفاذ سے ہے اور ان میں ثالثی کی کارروائی کے انعقاد کے شقیں شامل نہیں ہیں جو ضروری ہے کہ کسی بیرونی ملک میں ہوئی ہوں۔ جہاں تک ان کا اطلاق فارن ایوارڈز ایکٹ اور 1937 کے ایکٹ پر ہوتا ہے، دفعہ 85(2)(a) شقیں کافی غیر ضروری معلوم ہوتی ہیں۔ ایک لفظی تشریح دفعہ 85(2)(a) کو ناقابل عمل بنا دے گی۔ دفعہ 85(2)(a) "ثالثی کی کارروائی کے آغاز" پر منحصر تقسیم کرنے والی لکیر فراہم کرتی ہے جس کا اظہار لازمی طور پر نئے ایکٹ کے سیکشن 21 کا حوالہ دیتا ہے۔ اس عدالت نے اس سیکشن پر بھروسہ کیا ہے کہ شیٹیز کنسٹرکشنز کمپنی (P) لمیٹڈ بنام کونکن آر لی کنسٹرکشن کے معاملے میں ثالثی کی کارروائی کب شروع ہوتی ہے۔ نئے ایکٹ کے حصہ اول میں آنے والے دفعہ 2(7) اور دفعہ 21 کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 2(2) سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شقیں تب لاگو ہوں گی جب ثالثی کی جگہ بھارت میں ہو، یعنی صرف گھریلو کارروائی میں۔ نئے ایکٹ میں کہیں بھی غیر ملکی ثالثی کی کارروائی کے حوالے سے کوئی متعلقہ شق نہیں ہے کہ ان غیر ملکی کارروائیوں میں " آغاز کی تاریخ" کے طور پر کیا سمجھا جائے۔ اس لیے ہم یہ مانتے ہیں کہ دفعہ 85(2)(a) کی مناسب تعمیر پر اس ذیلی دفعہ کی شق کو صرف پرانے ایکٹ تک محدود رکھا جانا چاہیے۔ ایک بار منعقد ہونے کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ جنرل کلاز ایکٹ کا دفعہ 6 نافذ ہو جائے گا اور غیر ملکی ایوارڈ کو غیر ملکی ایوارڈز کے تحت نافذ کیا جائے گا۔ لیکن پھر یہ بالکل واضح ہے کہ ایک مختلف

ارادہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا کوئی حق نہیں ہے جو کسی فریق کے ذریعہ حاصل کیا گیا ہو جب ثالثی کی کارروائی کسی جگہ پر کی جاتی ہے جس کے نتیجے میں غیر ملکی ایوارڈ کو غیر ملکی ایوارڈ ایکٹ کے تحت نافذ کیا جاتا ہے۔"

"42۔لہذا ہم یہ مانتے ہیں کہ 24-9-1947 ---پر دیا گیا فیصلہ جب ثالثی اور صلح ایکٹ 1996 سے پہلے ثالثی کی کارروائی شروع ہوئی،25-1-1996 پر نافذ ہوا،ثالثی ایکٹ،1940 کی شقیں تحت نافذ کیا جائے گا۔۔۔۔۔"

مسٹر رے دعوی کریں گے کہ 1996 کے ایکٹ کی دفعہ 21 فوری معاملے میں لاگو نہیں ہوگی۔وہ پیش کریں گے کہ 1940 کے ایکٹ کے مقصد کے لیے شروع ہونے والے الفاظ "ثالثی کی کارروائی کے سلسلے میں" کو وہی معنی دیا جانا چاہیے جو اس میں منسلک پہلے شیڈول کے قاعدہ 3 میں موجود ہے۔

1940 کے ایکٹ کے پہلے شیڈول کا قاعدہ 3 اس طرح پڑھتا ہے:

"ثالث حوالہ داخل کرنے کے بعد چار ماہ کے اندر یا ثالثی اقرارنامہ میں کسی فریق کی طرف سے تحریری طور پر نوٹس کے ذریعے کارروائی کرنے کے لیے بلائے جانے کے بعد یا اس توسیع شدہ وقت کے اندر اپنا فیصلہ سنائیں گے جس کی عدالت اجازت دے۔"

مذکورہ قاعدہ ایک مختلف مقصد کے لیے نافذ کیا گیا تھا۔اس میں استعمال ہونے والے الفاظ "حوالہ پر درج کریں" ہیں۔ہری شنکر لال بنام شمبھناتھ پرساد اور دیگران،[1962] 2 ایس سی آر 720 جس پر مسٹر رے نے بھروسہ کیا،اس عدالت کے چار ججوں کی بنچ نے فیصلہ دیا کہ مذکورہ قاعدے میں آنے والے الفاظ "حوالہ پر درج کریں"" عمل کرنے" کے مترادف نہیں ہیں جو کہ زائد جامع اور وسیع تر اہمیت کے حامل ہیں۔

1940 کے ایکٹ کے پہلے شیڈول کا قاعدہ 3 ثالثوں پر یہ فرض عائد کرتا ہے کہ وہ اس میں مذکور تین متبادل مدت میں سے کسی ایک یا دوسرے کے اندر اپنا فیصلہ سنائیں۔

عدالت نے ثالث پر عائد ڈیوٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ دیا کہ ثالث اپنی تعیناتی کو قبول کرتے ہی

حوالہ پر داخل ہوں اور حوالہ کے بارے میں ایک دوسرے کو آگاہ کر دیا ہے۔ اگر ثالث فرسٹ شیڈول کے قاعدہ 3 کے تحت مقرر کردہ مدت کے دوران حوالہ پر داخل ہونے یا عوامی ایوارڈ دینے کے اپنے فرض میں ناکام رہتا ہے تو بلا شبہ 1940 کے ایکٹ کی دفعہ 11 اور 12 کے لحاظ سے اسے ہٹانے یا نئے ثالث کی تعیناتی کے لیے بنا نالش پیدا ہوگا۔ 1940 کے ایکٹ میں "ثالثی کی کارروائی کا آغاز" کے الفاظ کی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ انہیں اس کے باب دوم میں موجود شقیں مدنظر رکھتے ہوئے ان کا عام معنی دیا جانا چاہیے۔

مزید برآں نئے ایکٹ کی دفعہ 85(2)(a) کو نئے ایکٹ کی دفعہ 21 میں موجود شقیں مدنظر رکھتے ہوئے سمجھا جا سکتا ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر ہمیں اپیلوں میں کوئی میرٹ نہیں ملتا۔ اس کے مطابق انہیں برخاست کر دیا جاتا ہے۔ عبوری حکم نامہ خالی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

ثالث کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس حکم کی ادائیگی کی تاریخ سے چار ماہ کے اندر اس پر فیصلہ سنائے۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ فریقین ثالث کے سامنے تعاون کریں گے اور غیر ضروری التوا کا مطالبہ نہیں کریں گے۔

آر۔ پی۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this document